بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نقش آغاز

اب کے الحق شہر رمضان سے اپنی زندگی کی نئی اور آٹھویں منزل میں قدم رکھ رہا ہے۔ ولہ الحمد فی الاولیٰ والآخرۃ ومنہ التوفیق والھدایۃ۔

—— یہ مہینہ جو برکت و رحمت اور خیر و ہدایت کا سرچشمہ ہے کیا عجب اس مناسبت سے الحق کے نئے سال کا ہر لمحہ اس کے قارئین کے لئے رشد و صلاح اور ہر لحظہ ملت کی فلاح و ہدایت کا ذریعہ بن جائے وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

ہم جن حالات میں اس راہ پرخطر پر گامزن ہوئے اور جن نامساعد حالات میں اس دشت پرخار کی بادہ پیمائی کرتے رہے ہیں، اور جن تند و تیز طوفانوں میں حق کی یہ شمع اب بھی روشن کئے ہوئے ہیں، اسکی تفصیل کا نہ وقت ہے، نہ ضرورت، نہ زبانِ قلم کو یارائے شکوۂ احوال ہے، نہ خدائے بزرگ برتر کی کرم فرمائی اور دستگیری کے مقابلہ میں ان احوال و شکایات کی کوئی نسبت —— جس ربّ ذوالجلال نے اب تک اس شمع کو فروزاں رکھا وہ آئندہ بھی اپنی دستگیری سے نوازتا رہے گا۔ اور وہ جب تک چاہے گا، الحق مسلمانوں کی خیر و صلاح اور اسلام کی اشاعت کا ذریعہ بنا رہے گا —— وما ذلک علی اللہ بعزیز۔ دعا فرمائیے کہ اس کی دستگیری اور توفیق سے کسی لحظہ محرومی نہ ہو۔

ہم نے پچھلے شمارہ میں شیعہ نصاب کی علیحدگی اور شیعہ مطالبات کے خطرناک عواقب پر کچھ روشنی ڈالی تھی۔ اب حکومت کی تشکیل کردہ دینیات کمیٹی کے کچھ رہنما اصول سامنے آئے ہیں، اور کافی حد تک وہی ہو کر رہا جسکا ہمیں ڈر تھا۔ ہم تو اصولاً اس قسم کے مطالبات کو در خورِ اعتنا سمجھنا، اس کے لئے کمیٹی تشکیل کرنا اور اسے زیرِ غور لانا ہی ملک و ملت کے افتراق کا ذریعہ سمجھتے ہیں۔ پھر طرفہ تماشہ یہ کہ کمیٹی اور اس کے ضمنی ورکنگ گروپ میں شیعہ سنّی ارکان کو بالکل اس طرح مساوی نمائندگی مل گئی کہ گویا شیعہ اس ملک کی نصف آبادی ہو۔ اس وقت کمیٹی کی تفصیلات ہمارے سامنے نہیں ہیں مگر ہم اتنا کہہ سکتے ہیں کہ ان مطالبات کو اتنی اہمیت دیکر ملّت کا شیرازہ منتشر کرنے کی سعی کر دی گئی ہے۔ اب ردِعمل میں اہلِ سنت کے جائز حقوق اور مطالبات اور شیعہ حضرات کو اس ملک میں ان کے الگ مقام